

1931
LUCKNOW
OUDHPUNCH
1931

پانچسو روپیہ انعام

مہاتما کی بنائی ہوئی سفید گولیاں [illegible] کی عجیب
معالج [illegible] آرام۔
ہزار سیکڑوں حکیموں، ڈاکٹروں سے دوا [illegible]
کا علاج کرکے [illegible] ہوں۔ ایک بار یہ دوا [illegible]
استعمال کرکے صحت حاصل کریں۔ اس کو بے فائدہ
ثابت کرنے پر [illegible] انعام [illegible]
[illegible] قیمت صرف [illegible]

اکمل کشور [illegible] نمبر ۲ پوسٹ [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible] اور چہارم
کمیشن [illegible] دیا جائے گا۔
(۵) [illegible] واپس لئے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملک کشمیر کے تحفے

[illegible] خاص [illegible] اول۔ دوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہوتا ہے کشمیر [illegible]

المشتہر: [illegible] چوہان والے
اودھم پور [illegible] کشمیر [illegible]

خدمت متوالات اور [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] یا اکسیر [illegible]

[illegible]

[illegible] اینڈ برادرس [illegible]
سید عبدالرزاق [illegible]
[illegible] پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵ [illegible]
[illegible]
[illegible] رنگون
سے طلب فرمائیں
(فرمائش کے وقت اپنا پتہ صاف لکھیں)

سیاحت ظریف

تصنیف

منشی سید [illegible] صاحب ظریف لکھنوی [illegible]
سفرنامہ [illegible] عجیب [illegible] ہے جسے [illegible] کی
[illegible] سے فائدہ اٹھایئے قیمت فی جلد [illegible]
[illegible] منی آرڈر [illegible] ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات [illegible]
علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔
ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ [illegible]
[illegible] سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے
فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔

اودھ پنچ [illegible] ہے۔ اس میں اشتہار دے
کر فائدہ اٹھایئے۔ منیجر

توجہ طلب ہے

(۱) اودھ پنچ [illegible] نہیں ہوتے۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible]
[illegible]
[illegible] اودھ پنچ [illegible] ہے۔
(۲) قیمت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) [illegible]
[illegible]
(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]
(۴) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(۵) [illegible] اودھ پنچ [illegible]
(۶) [illegible]
[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ — نمبر ۱۷

مضامین ۔ ۔

۱۳ مئی ۱۹۳۱ء

تباہی کو دیکھ کر

(از ...الدین صاحب ...، ...)

میری غریب اُردو میری سعید اُردو — دشمن ہوا ہے تیرا دور جدید اُردو
کیا کیا ہوئے ہیں تجھ پر ظلم شدید اُردو — مارا اکیڈمی نے بن کر ...... اُردو

ہے ہے غریب اُردو ہے ہے شہید اُردو

کچھ ڈاکٹر جو آئے لندن سے لے کے ڈگری — ناموں کے آگے جن کے حرفوں کی دُم لگی تھی
کرنی تھا ان میں ٹی حل کوئی تھا انہیں پرنی — سب نے غرض کمال کر تیری تباہی کر دی

ہے ہے غریب اُردو ہے ہے شہید اُردو

زندہ اگر کبھی تجھکو ترے والے — کرتے نہ پھر تباہی ہوتا نہ تیرا تیجا
جیسے کہ تو ہے بلبل یہ ساں ہے کون تیرا — چپکے سے زہر دے کر بے وجہ مار ڈالا

ہے ہے غریب اُردو ہے ہے شہید اُردو

ہندی تری بہن تھی اک چھوکری ذرا سی — سوکن تری بنا کر اُس کی بھی پت اُتاری
جیسے کہ ہو گی رونوں میں مُفت کی لڑائی — بڑھیا کا مارا جانا جھگڑا رہے نہ باقی

ہے ہے غریب اُردو ہے ہے شہید اُردو

"چچا بولے"

(...)

کہنا ہے زباں کا ہے بہت ... — آپ کرتے تھے چچا ہی کی شکایت بار بار
سال میں سو بار ہوتی تھی چچا ہی آپ کی — آجکل اُردو کی ہوتی ہے تباہی چار بار

ہلا بادہ کے ... کا پیالہ ہی نکلا — نخل ... سامان تباہی نکلا
مدت میں اکیڈمی کو آیا جب جوش — اُردو کے مٹانے کو تباہی نکلا

تم خود ہے بھارت کی تباہی دیکھو — اور اس پہ اکیڈمی کی شاہی دیکھو
انگریزی کی بندش میں نرالی اُردو — گر دیکھنا چاہو تو تباہی دیکھو

یہ لوگ اکیڈمی کے کیا کرتے ہیں — اُردو کے مٹانے میں جو دکر کرتے ہیں
کیا خوب تباہی کا ہے بیڑا اٹھا — لڑکے جب چیلنج دیا کرتے ہیں

راقم — حزاب الشعرا

بے میل اُردو

بے میل اُردو ، نرل اُردو اس بولی کو کہتے ہیں جس میں عربی کی چھٹ اور فارسی کی نوک نہ ہو۔ یہ نرل اور اچھوتی اُردو نہیں کہلا سکتی اس کارن کہ اس نرل اُردو کو بھی آپ دھیان سے دیکھیں تو اس میں عربی اور فارسی کے بول ہیں۔ پر اس میں سنسکرت کا میل تو ہونا چاہیے۔ تب بھول چوک کے نرل اور بے میل اُردو کوئی اُردو ہی نہیں ہے کیا آپ نہیں جانتے اُردو اسی لیے اُردو کہلائی کہ وہ سپاہیوں کی بولی ہے نہ کسی ایک دیس کا ہے وہ اسلامی اور نہ کسی دیس کے رہنے والے کی ماں کی بولی۔ یہاں تو وہ کہاوت ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ بولی کا ہے کو ہے کسی بنگلے کے ٹھیکرے کے بھیک کے ٹکڑے ہیں۔ اور جس دیس میں وہ بولی جاتی ہے وہ دیس کا ہے کو ہے چڑیا گھر ہے!

اس سے یہ دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ اس بے میل کہلانے والی اُردو کو میں بُرا سمجھتا ہوں۔ نہیں ایسا تو نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ آپ کے لکھنؤ میں جو چار لکھنے والے ایسی اچھی اُردو لکھتے ہیں۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ یہ بھائی ہندی جانتے ہیں کہ نہیں۔ نہ جانتے ہوں تو انہیں سیکھ لینا چاہیے ساتھ ہی ان کو اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ نرل بولی ایسی نہ ہو جس سے اپنی بولی بگڑ جائے اور اسعد اُردو ہی نہ رہنے پائے۔

ایک بات اور نہ بھولنا چاہیے کہ کوئی سی بولی کیوں نہ ہو وہ ایک لمبی ریہہ سکھاتی ہے وہ دوسرے لوگ ... سے آتی ہے۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جیسے کوئی بولی سیکھنا ہو وہ اسی کے بولنے والوں کے ساتھ رہا کیے اُٹھیں بیٹھیں چلیں پھریں کھیلیں کودیں۔ ... کہیں ان کی سنیں۔ جو سنیں اسے بھولیں نہیں پھر دیکھیں کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ بولی ... آجاتی ہے یا نہیں

سمن لازمی انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ... سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت بابو مہابیر پرشاد صاحب ... ڈسٹرکٹ ... لکھنؤ

چھن لال ولد ... مالک ... کمپنی ... لکھنؤ

بنام

پنڈت مہابیر پرشاد — مدعا علیہ

[illegible]

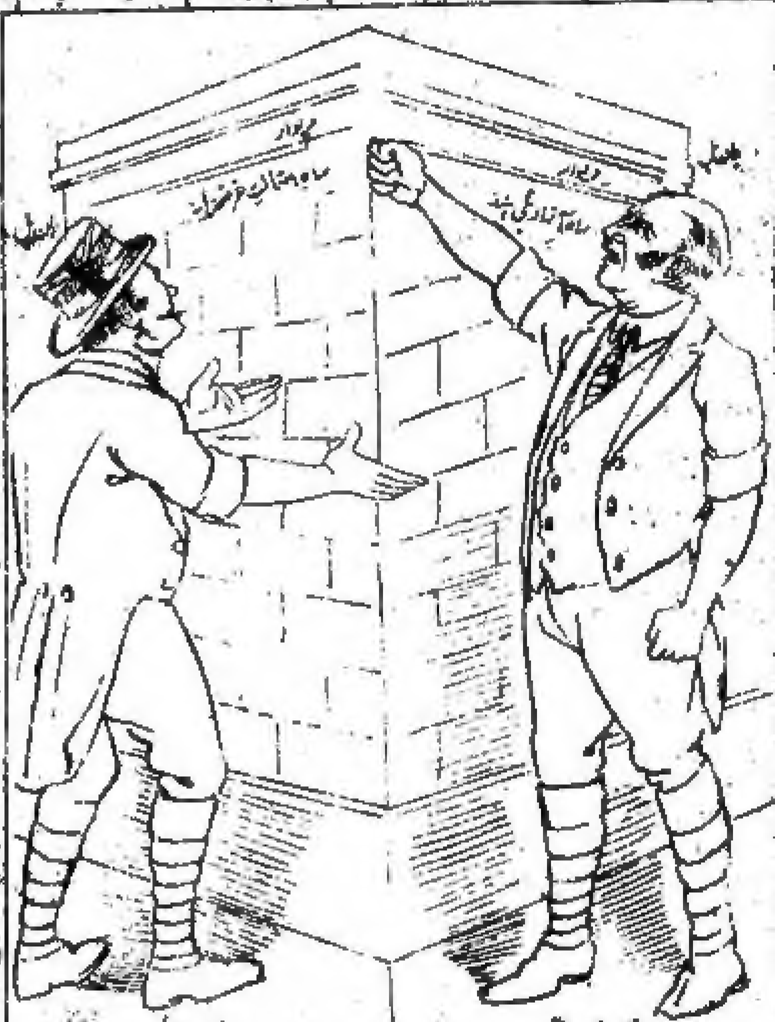
دستخط ... — مہر عدالت

اب رہا پہلی بات کا یعنی گھر والی سے کچھ سیکھنا
تو ہمارا دیس ابھی اتنا آگے نہیں بڑھا کہ ہندوستانی
آپس میں لگن بیاہ کی بات سُن کر ناک بھوں چڑھائیں
اور ایسی بات کرنے والے کو جن سے کچھ جی میں آئے نہ
سُنائیں۔ میں تو یہ بھی بات ہے وہ کہنے سے بھی نہیں
ڈرتا کہ یہ جو تھوڑی بہت
ایک ہندی آتی ہے وہ بیوی
گھر والی نے سکھائی ہے یہ
اور بات ہے کہ کوئی کہے کہ
سارا ہندستان تم سا نہیں ہو سکتا
ہمارے جیسے سادھو سے جیسے
جی ہاتھ نہیں ہو سکتا
یا سو تو ٹھیک ہے مگر
جس کا کام اسی کو چھاجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے
تو اب دوسری بات تو یہی
کہ جب میل اتحاد ہو جائے
دونوں رنگوں سے میل جول
بڑھ جائیں گے گھروں میں
ہندی بولی جائے گی۔

اسٹری شکتی کو بھینٹ دینے جیسے آخر ہو جاتے
دیس کی کتنی سنگرام میں ۔۔۔ استریوں نے ان کا
شکتی دکھائی ہے۔ اب وہ شکتی کھونہ جائے اور ساری
استریوں پر جو ظلم وغیرہ ہوتے ہیں وہ اور سماجی برائیاں
دور کرنے کے کام آئے۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ اس

مقدر کے ہیں تو آپ کہہ سکتے ہیں وہ سنسکرت اور
فارسی دونوں ہے۔ اچھا ظلم وغیرہ۔ مد۔ شروع تو
نزل عربی ہیں۔ یہ بولیاں چاہتی ہیں تو ان کی جگہ
اپنا چار ظلم، اچاری وغیرہ ہمارا پیارا مدعا آنچ
(شروع) سے اپنا کام نکال سکتی تھیں۔ ہمارا نہوں نے
ایسا تو نہیں کیا کیوں نہیں
کیا؟ اس لیے کہ انھیں کام کرنا
ہے میری اور آپ کی سی
بولیاں انھیں نہیں بولنا ہیں۔
یہ کیسے ایسی بولی بول کر
ہم دیس کی کیا سیوا کر سکے
ہیں اس سے دیس کو کیا ملتا
ہے اور سماج کو کون سے
چار چاند لگ جاتے ہیں۔
ایسے گورو سے کس کام کے
ہیں، رعیتوں کا لنگڑا ناتہ
مرنے والوں کا سمان؟

ہم انھیں بتا کر اور ...
کے پڑھنے والوں میں سے
کوئی بھائی گجراتی جانتے ہیں
نہیں تو میں گجراتی دکھاتا
جن کی گجراتی کی سارے
گجرات میں دھوم ہے۔ اگر
ان کی گجراتی آپ پڑھیں
تو آپ کو بڑی ہی بہتات سے
پردیسی بول دکھائی
دیں گے۔ وہ بے دھڑک
شہید، ظلم، مہربان، حکومت
ذکر، شاہی، شیطانی بولتے



منظرِ اول
اے مبارک دیوار! اے مبارک دیوار!
الٰہی تا ابد تو ہم سبھوں پہ سایہ گستر ہو

منظرِ ثانی
او منحوس دیوار! او ناشدنی دیوار!
خدا تجھ کو گرائے تو گرے اور خاک برسر ہو

دو ہی لوچ ہے ایک تو ہندی
دن کے میل جول سے آپس میں
بول چال کا ... جو ... ہے
بول جائیگا۔ دوسرے
کام یہ ہو جائیگا۔ دوسرے
ایک کو دوسرے کی بولی بھی
آ جائے گی۔
ایسے ویسے پوچھے
کیا جائیں بات کا سر کہیں
ہے اور پیر کہاں؟
اس لیے میں بڑے گھرانوں سے جہاں پڑھے لکھے
کا چرچا ہے میل ملاپ کرنا ہوگا۔ تو ہم دیکھیں
کہ بڑے گھرانوں میں کیسی بولی بولی جاتی ہے۔ کیا
وزیر وغیرہ۔ یہ دیکھیے ایک پڑھی لکھی دیوی۔ اسے
ہند۔ ... کیا ... ہیں۔

کام میں مدد لے۔
اور پڑھیے ایتنی ہی پڑھی لکھی ایک بہن لکھتی ہیں کیا
گاندھی جی نے استری شکتی کے بیے سندیسا بھیجے
ہوئے شروع ہی میں کہ ...
آپ نے دیکھا۔ یہ ہے میل بول رہا شاہ ...

اور لکھتے ہیں اور اُن کی دیکھا دیکھی ان کے ماننے والوں
کو بھی انھیں سے اپنا کام نکالنا پڑتا ہے۔ آپ ہی
بتائیں شہید کی ہندی کیا ہوئی؟ کیا کہتے ہیں آپ
لکھوں؟ وہ مورکھ ہے جیسا لکھا جائیگا۔
بہت اُردو بھری کہ جیسا غالب کا کہنا ہے ...

...مکی کی بجاے ...

... اس طرح ... کہ آپ
... کی ... بانیں ... گے

خواہ اٹھا کر جا سکے ہیں نہ ہلا
واہ اٹھا کے ہو ... جیا

بھلا اس ... کو کوئی بھلا ... اُردو کہے گا؟
... اور ... ہے ... ہوا ......
... تعالیٰ نے ... تو فیق
... عطا فرما ہے؟
میں اسے ... ہا کہا
تو کر سکتا ہوں۔ ہاں وہ تو کبھی نہ کہوں گا۔ میں بھی
ار ... فارسی نا آمیختہ گو ... بھی ... کو اچھا
نہیں کر سکتا۔ جس ... کیا ... آئے نہی زبانی
بے ... اور ... کیا جاتا ہے وہ ... !!
ہے کیا لکھتے ہیں وہ ... انگیا والی کہ ... اُت
زبان ... نہیں آپ اسے کس ... کا جوڑ
کہہ سکتے ہیں (... بھی)

مجھے والا بدا ... کردار

منطق آراے گیم بنام مہاتما گاندھی

بڑے میاں! میں نے ڈاکٹر مونجے اور مہاتما
کی تقریریں اخباری کالموں میں لکھی ہوئی دیکھیں
... کے الفاظ نہیں ... ہیں
جو ... والے کے تن بدن میں ... ہیں۔
میں ایسے ... زبان کے ... کے ... ترے
... کی ... سے بات چیت ...
... کر ... چہ
... کی ... ؟
سر پہ چڑھاؤں۔ اس زمانے میں ... جھکاتے
... نہیں گئی۔ ... بنے ہو
... ہے ... مذہب پکارنے لگو
... کے گرم ... والوں میں ...

... پڑھنے والے جو ... تنظیم کے پیے
... سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے اور مہاتما
... ہیں۔ ... انھوں نے
مسلمانوں سے ... جن مسلمانوں کو دنیا
میں کوئی ... انھوں نے قرآن ... میں
دنیا ... جس طرح ... بڑھتی ... ہوا
... کے گھر سے ... اندھیرے ... نکلے اور
... کلام ... کا ... بنا ... پانی کی
... لگاتے ہیں اُسی طرح یہ بھی ... مذہب ...
... مذہب۔ ... کی لڑائی کرا دیں لڑائی
... ہیں ... پھریاں لگاتے اور
... ٹکڑوں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ مذہب
... کو پیارا ہوتا ہے ... لوگ ... کلام کی
... اس طرح کرتے ہیں۔
... مسلمانوں ... کی تباہی مسلمانان ...
مسلمانی ... ہے۔ ... تاریخ اسلام کے
ورق الٹ پلٹ کے دیکھو تو ... جنھوں نے
... کی ... کی

میں آگ لگائی ... میں دھاک بٹھائی چین کو
چین ... ترک ... کو ... دکھائی ...
میں ... تمہاری ... کو ... کر کٹ
کی جاد ... تمہارے ... اسلام
کے ... تھے جس ... کی کشتی ... جاتی تھی
تمہاری انگلیاں باطل کے سینے کی برچھیاں تھیں
جن سے خون کی ندیاں بہا کرتی تھیں۔ ...
آج وہی مسلمان اپنے دین کی طرف سے بے پروا
نظر آتے ہیں ان کا خون سرد ہو گیا ان کی مذہبی حمیت
باقی نہ رہی۔ ... غلام ہی ... کوئی
سال ایسا نہیں گزرتا ... اسلامی
... باندھ کے ... اسلام
... رب جلیل ... اسلام سے ...
... میں ... دین
اسلام کی ... ہیں۔ یاد رہے کہ اگر غفلت
کی ... اندھیری ... رہی تو ہمیں
ان لوگوں کی جوتیاں سیدھی کرنی پڑیں گی جو ہماری
جوتیاں اٹھایا کرتے تھے۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۹ ... ۱۹۳۱ء
... بنام ...
[illegible]

فہرست عدالت | دستخط حاکم ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ... ۱۹۳۱ء
[illegible]

مہر عدالت | دستخط حاکم ...

اسے ہم کیا کہیں۔ اسلام غریباً و سیعود غریباً
اسلام غربت سے شروع ہوا اور غریب ہو کر ہی [illegible]
پلٹ جائے گا۔ ایسے حالات میں ہر کسی سے [illegible]
نہ ہیں۔ برادران اسلام۔ رسول اللہ پیغمبر نے جو
جہاد کرنے کا حکم دیا تھا کہ فتنہ [illegible] (اسلام)
کی ترقی ہو جائے۔ ہم بچے سمجھاتے ہیں مگر وہ
مسلمانوں کو ایسے ہی مسلمان کہے جانے کے مستحق نہیں
ہیں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ
کیا سلف صالحین کا یہی رویہ تھا جو آج کل کے مسلمانوں
کا ہے۔ ضعف اعتقادات۔ ہماری ملک پر دور سے [illegible]
[illegible] اخبار شہرت۔ [illegible] غفلت میں [illegible]
ہے جیسے مٹھی بھر مسلمانوں نے دھرتی [illegible] کر کے فتح
کیا۔ آج وہی ہندوستان ہیں اپنے مذہبی فرض کے
بجا کرنے کا [illegible] نہیں۔ [illegible] اسلام پر
[illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] کی جان کے [illegible]
اسلام پہنچا ہی [illegible] ہوتی ہے اور ہم [illegible]
اسلام لٹ گیا۔ مسلمان مٹ گئے۔ [illegible]
تمہاری جان تمہارے مال سے [illegible]
اس امتحان میں کامیابی کی سعی کرو [illegible]
مذہب کے لیے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
ہیں۔ دل [illegible] جاتے ہیں۔ دل [illegible] ہے۔ [illegible]
اپنا ہے۔ مگر [illegible] ہیں۔ [illegible]
میں ترقی کرنے کی غرض سے زبان پر جاری ہوتے
ہیں۔ اسلام کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ [illegible]
کے دل میں [illegible] نہیں۔ [illegible]
ایسی [illegible] ہوتی ہیں جن سے ان [illegible] کا دل
روشن ہوتا۔ [illegible] شجاعت کی [illegible]
صرف [illegible] پیدا کی گئی کہ سخاوت کی [illegible]
یا جب وقت ووٹ لینے کی نوبت آئے تو [illegible]
[illegible]۔ اور ووٹ [illegible] لگے۔ [illegible] مسلمانوں کی
[illegible] کا نام لے بھی [illegible] کے
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہم تمام [illegible] چاہتے ہیں۔

آج کل گو بیان مسلمانوں کے [illegible]
ہے۔ [illegible] مشکلوں [illegible]
دھرم [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible]
نام کا نام [illegible] ہو سکا [illegible]
مٹھی بھر مسلمان آئے تھے [illegible] ہو گئے
یہ سب [illegible] ہیں۔ [illegible]
کو پھر ان [illegible] کی [illegible] آئے۔ جب تک [illegible]
[illegible] نہیں تب تک [illegible] کا [illegible] ہو۔ اور
[illegible] بھی [illegible] ہو کر پردے میں [illegible] ہے۔
شاید لوگ اپنے دل میں کہیں کہ [illegible]
کی [illegible] ہندوؤں میں [illegible]
مسلمانوں کا دنیا میں [illegible] تھا [illegible]
شاستر میں یوں لکھا ہے [illegible] پنڈت کی تحقیق
ہے۔ [illegible] صاحب نے مسلمانوں کی
[illegible] الفاظ استعمال کیے تو [illegible] ہے۔
[illegible]
جیسے [illegible] کانوں میں [illegible]
مذہب [illegible] کوئی [illegible] ہو سکتا ہے؟
[illegible]

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

[illegible]

مسماۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم بحروف انگریزی

[illegible]

کسی ہندو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible] کی [illegible]
سے عالی ہے۔ یہ تمام [illegible] مذہب کی [illegible]
[illegible]
کی [illegible]
سے کوئی [illegible] زبان کے [illegible]
مسلمانوں کو [illegible]
جائیں [illegible] ہم [illegible] لیں گے۔ [illegible]
کے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
خیر [illegible] ہیں تو اس قسم کے مسلمانوں کی
[illegible] نہ ایسے ہندوؤں کی بھلائی ہے

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم بحروف انگریزی



پنچ :- حال اگر یہی رہا کہ آپ کے بچے آپس میں کٹ مرے تو سمجھوتے کی پینگ رنگ لائے گی۔



شکریہ ان حضرات اہل ہمدردی کا جنھوں نے ... کی توسیع اشاعت فرمائی اور اس طرح ادارہ پر احسان عظیم فرمایا
جن بزرگوں نے ابھی توجہ نہیں فرمائی ہے وہ جو ابھی وعدہ فرما چکے ہیں خاکسار انھیں یاد دہانی کرتا ہے توقع ہے کہ جلد توجہ مبذول ہو گی

احمد حسین پاروی

... آدمیوں سے کون جلسے ہوتے ہیں جب تم کو مخاطب کرتی ہوں مجھے یہ معلوم ہے کہ تمہارے [illegible] ہو اور جس وقت [illegible] صاحب کا [illegible] اگرچہ وہ مسلمان نہیں جاسوس کہے گئے ہیں۔ پھر بھی تم اُن ہندوستانیوں کو جو تمہاری باتوں پر کان دھرتے ہیں علانیہ [illegible] کر سکتے ہو تمہاری بات ضائع نہ ہوگی [illegible] لیتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر [illegible] ہے اور پرمانند کے ان مضمونوں کے [illegible] اخبار نویسوں کے [illegible] بعض اوقات [illegible] ہم نے سب سے [illegible] اگر کہتے بھی ہیں تو زبان [illegible] آواز نکال کے جیسے وہ خود نہیں [illegible]۔ میں تو یہاں تک دعویٰ کرتی ہوں کہ [illegible] کے دوسرا کوئی اخبار کا [illegible] وہ کسی غلط کار کی رعایت خواہ وہ کسی مذہب کا ہو نہیں کرتے [illegible]۔ جب تک [illegible] اس وقت تک ہرگز جھگڑا کرنے والوں میں ملاپ نہیں ہو سکتا۔ تم تو خیر گھر میں ہو جانتی ہوں کہ جیسے بچے کی [illegible] موجود ہوتے ہیں اُن کی عادتیں کبھی درست نہیں ہوتیں۔

چند روز ہوئے مولانا [illegible] نے [illegible] سمجھایا تھا کہ [illegible] کی طرف جھکانے کا عمل نہیں۔ آج میں تم کو بھائی پرمانند کی [illegible] اور میاں ڈاکٹر مونجے کی [illegible] ان تقریروں پر بعض [illegible] قومیت کے حامی [illegible] ہندوؤں کے [illegible] لکھے ہیں ان مضامین [illegible] کی نقاب [illegible] مقصود ہے۔

ایک طرف تو یہ [illegible] ان تقریروں کو [illegible] پر عمل کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں [illegible] ٹھیک۔ ان کے اصلی الفاظ پر غور فرماتے ہیں۔ "مجھے بھائی پرمانند سے [illegible]

[illegible] سبھا کا کانگریس کے مقابلہ [illegible] کرتا چاہیے ہیں لیکن بھائی جی کی تقریر [illegible] کی جائے [illegible] قوم پرستی سے [illegible] ہے تو قوم پرستی [illegible] جانے کے [illegible] رہ سکتے ہیں کہ قوم [illegible] ہیں۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ ہندوستانی [illegible] نہیں ہیں [illegible] قوم نہیں [illegible] دیکھنا چاہیے [illegible] اپنے ہم خیالوں سے مرکب ہیں [illegible] خود قوم [illegible] مختلف خیال ہونے کی وجہ سے قوم [illegible] ایسا ملک ہے جسکے [illegible] قوم ہیں اور خود قوم [illegible] ولا قوۃ۔ میں کوئی ایک [illegible] جس کے رہنے والے ایک قوم کہلاتے ہیں [illegible] کا ہے مسلمانوں پر ایک [illegible] اعتراض ہے کہ وہ عرب ترکستان افغانستان سے تعلقات رکھتے ہیں اس لیے ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ [illegible] اعتراض بھی کوئی اعتراض ہے۔ اول قرآن کی عبادت کا [illegible] زیارت گاہیں ہندوستان میں نہیں ہیں اور [illegible] تعلقات ان خیالات سے رکھنے پر مجبور ہیں۔ دوسرے انکے مذہب کی تعلیم ہے کہ مسلمان خواہ کہیں کا رہنے والا ہو اپنا بھائی ہے بھائی چارہ کوئی عیب نہیں۔ بھائی چارے میں فرق اس وقت ضرور پڑ جاتا ہے جب [illegible] زن زر زمین کا جھگڑا پیدا ہو جائے۔ اگر ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان میں رہتے [illegible] کا [illegible] موقع ملا اور بیرونی مسلمانوں میں سے کسی نے ان مسلمانوں کی املاک جائداد [illegible] کا راستہ [illegible] کے مسلمان اپنی آزادی اپنا گھر بار [illegible] اُن کے حوالے کر دیں گے؟ اور تو یہ ہرگز نہیں۔ مال [illegible] کا جھگڑا ہوتا ہے مسلمان ایسے ہی [illegible] ہوتے تو پہلے [illegible] کیوں [illegible]۔ تاریخ اٹھا کے دیکھو مسلمان [illegible] میں [illegible] یہاں [illegible] نہیں؟ سلطنت کی

ہوتی آئی ہے۔ یہاں تک تو ہوا کہ بنی عباس نے بنی اُمیہ کو عرب و عراق سے [illegible] نکال باہر کیا اُنھیں اسپین میں جو یورپ [illegible] ہیں اپنے واسطے نیا گھر بنانا پڑا اور پوری قوم کی قوم [illegible] سے محروم ہو گئی۔

مطلب یہ ہوا کہ مسلمانوں کے بیرونی تعلقات ہندوستان کی قومیت میں بادھا نہیں ڈال سکتے۔ یہ خیال بعض ان خود غرض ہندوؤں کا پھیلایا ہوا ہے جو عقل کے پیچھے لاٹھی لیے پھرتے ہیں کہ [illegible]۔ ہمارے پاس ہو کے [illegible] نکال دیجیے۔

دوسری بات جو مسلمانوں کے خلاف دل میں [illegible] پیدا کر دی گئی ہے جہاد کا مسئلہ ہے۔ جہاد کے اصلی معنی [illegible] دینی دعوت میں [illegible] کا موقع اس وقت تک نہیں [illegible] قصاص اور انتقام کسی وجہ سے واجب ہو جائے۔ اسلامی بادشاہوں نے ہمیشہ [illegible] جہاد پر آمادہ کیا دینی دعوت کو ان لڑائیوں سے [illegible] تھا اصلی مقصد فتوحات میں اضافہ تھا وہ بہرصورت حاصل ہوا۔ اب وہ زمانہ ہے نہ وہ لوگ ہیں اب تو جمہوریت کا بھوت ہر ایک دماغ میں سما گیا ہے دنیا بھر میں ایک [illegible] سلطنت ہے جسکے سر میں [illegible] کا خناس گھسا ہوا ہے تو وہ مسلمانوں کے حق میں بھی ویسا ہی مضر ہے جیسا کہ دوسرے مذہبوں کے حق میں۔ اب کسی مذہبی لڑائی کا [illegible]۔ اور اگر ہے بھی تو وہ آپس ہی میں ہوگی۔ [illegible] بھی [illegible] جاہ میں اپنی قوم کو ستایا ہے [illegible] ہو جائیں۔ اور [illegible] کبھی نہ ہوگا۔ جنت کی ہوس میں گردن کٹانے کی [illegible] جنت ہے وطن کی حفاظت میں جان [illegible] قربانی شہادت کا رتبہ رکھتی ہے۔ [illegible] سے [illegible] کہ ہندوؤں کے [illegible] جو ہندو کسی مسلمان یا [illegible] کے ہاتھوں مارا جائے وہ [illegible] ہے

اور عورت کا جنم لینا ہے یعنی کسی ناپاک یا گندے عورت کے پیٹ سے ہو خواہ وہ مظلوم ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کسی نے بھی پیشاب یا پاخانہ کیا تو اسے جبکہ وہ اپنی جان لینے کا حق ہے ور تیج چاہے وہ پاک ہوت ہے اور یہ ہی سورے کی کشتی اور نجات کا باعث ہوگی آگے سمجھے ہے تو ڈاکٹر مونجے اور بھائی پرمانند کمھوں کے ہاتھوں پاک ہندوؤں کی جان لینے کا سامان کر رہے ہیں۔ دنیا نویس انکی پیٹھ ٹھونکتے ہیں اور کہتے ہیں "بھائی جی مسلم فرقہ پرستی کے مقابلے میں ہندو فرقہ پرست ہیں۔ اگر مسلمان تو یہ نقطہ نگاہ اختیار کریں اور ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا خیال چھوڑ دیں تو بھائی جی ہندو منافرت کا مظاہرہ ترک کر دیں گے" لے بھلا دیکھیو تو یہ جملہ کس قدر بحث کے قابل ہے؟ ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ مسلمان خواہ مخواہ میں اسلامی حکومت کی بنیاد کسی نہ کسی جگہ پہنا لینا چاہتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ مسلم کی بھی اصلاح کر بھی اول تو ممکن ہی نہیں دوسرے ممکن بھی ہو تو اس کا بھی اختلافات کے چلتے مضبوطی نہیں رکھتی۔ تیسرے اسلامی حکومت قائم کرنے کی خواہش کس دلیل سے ثابت ہوتی ہے جبکہ وہ اپنی حقوق کی زیادتی اور کمی کا یا مسلم حکومت قائم کرنے کا۔ مگر ہندوؤں کیوں اسکا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ انھیں بچنے دیں بچتے بچتے آخر کبھی تو تھک جائیں گے۔ ہیں تو اس حیب مطرب خطرے میں یہی آمادہ شناسائی دیتی ہے کہ کام بھائی پرمانند جیسیں کا ہندو حکومت کرنا ہو اور اور ہندو اخبار نویس حکومت سازی کے نئے کارنامہ کا اشتہار شائع کرنے والوں کے شمار میں ہیں۔ چوبے میاں اس وقت تمہارا تصور میں گھسنا بجز کمی سمجھ بوجھ ہندو قوم کے حق میں ستم ہے۔ پہلے ان اخبار نویسوں کے منہ پر چھپا لگا دو خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان جو صحیح سوجھ بوجھ کر فرقہ پرستانہ ہندو یا مسلمان ہے جتنا جھگڑا اس کی ترکیب کرنی چاہیے جھگڑے کو کسی طرح زمانہ نہیں رہنے مسلمان تیار ہیں ان کے جوڑی ہندو ہیں ان کے جھگڑے کے

شوقین سامان جاہ دین کے روز بڑھانے لگے تو پھر یہاں تمہارا کام ہرگز نہیں چل سکتا۔ چاہے نئے وٹ صاحب ہے خواہ بے جگہ کمی کانفرنس میں اپنا ہشتشا برابر دل سے شریک ہے۔

پڑھے میاں! مذہبی دشمنی پولیٹیکل دشمنی کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتی مذہبی عداوت باپ اور بیٹے بھائی بہن میں شاذ و نادر ہوتی ہے لیکن پولیٹیکل عداوت کا زور دیکھنا ہو تو فرانس کی انقلابی تاریخ دیکھیو۔

افسوس ہے کہ خط ختم ہو گیا اور ابھی میرے خط کی پوری تمہید بھی تمام نہیں ہوئی۔ میری یہ تحریر ایسے امور کی طرف ہدایت کر رہی ہے جکا سد باب بے بغیر کسی قربت کی صورت بندی امکان سے خارج ہے۔ یوں تو میں جلسو کر اس وقت جنسی دل لگی سے کام نکلنے والا نہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ چند کلمے تم دیکھو گے۔ اخبار نویس دیکھ کے اپنی روش بدلیں گے۔ آئندہ میں ٹیکس اور ملکی جنگ پر تبصرہ کروں گی۔

راقم ———

منقولہ از بسمل

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"پیغام"

ایک ہفتہ وار جریدہ بمبئی سے نکلا ہے۔ حجم کم ہے یعنی صرف دو ورق۔ طولانی پیغام کس کام کا جسکو سنتے سنتے آدمی روگ ہو جائے۔ اسکے ایڈیٹر محمد ہاشم صاحب ہیں۔ ہم بھی دو لفظی تبصرہ کرتے ہیں کہ یہ پیغام اتحاد ہے۔ اسلیے اسکی سننا چاہیے۔ سالانہ قیمت معلوم نہیں۔ مگر پیسے فی پرچہ کچھ گراں نہیں۔ پتہ:۔ ہم محلہ ... اسٹریٹ بمبئی۔

• آزاد

یہ ہفتہ وار۔ پٹنہ بہار سے شائع ہوا ہے۔ نام ہی کا آزاد نہیں خیالات کے اعتبار سے بھی آزاد

ہے۔ بیا ہو اہتمام سے چلنے لگے تو یہ بہت کام کا ثابت ہو سکتا ہے۔ مضامین کے چند اچھی دلائل کا ثبوت دیتے ہیں۔ اگر یہ خبریں ساتھ چاہیے پیشہ قیمت مرادہ پیشہ میں اور فقرہ ہے:

تلاشی

• کوئی اخبار ہمیں نہیں لکھ خبر ہے اور حضور تو گھتے ہیں کہ دہلی میں ایک سارجنٹ نے دھوتی اور پاجامہ کے اندر کی چیزوں کی بھی تلاشی لینے کا تہیہ ... والوں کو پتا لگا ہم کے ہچکی کی دھوتی کھلائے ایک ایک رنگ دریشہ اس خیال سے دیکھا کہ کہیں گولی نہ ہو یا بم نہ ہو۔ تو یہ۔ بم بم بیچ ہندوستان ... کے نیچے کی پاجامے میں ہاتھ ڈال دیا۔ دستور ہی ... ایک کا اس کی جو پاجامے سے آتی ہے ان سارجنٹ کا نام مسٹر کشن ہے ہیں آدمی جیسی دوسرا ہوتا تو شرما جاتا یا ڈر کے مارے بڑا حال ہوتا۔ ہماری رائے ہے کہ جو تماشائی پولیٹیکل مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کچہری جاتے ہیں وہ سارجنٹ کی بیجا پکڑ دھکڑ سے بچنے کے لیے دھوتی اور پاجامہ کی قید سے آزاد ہو کے جایا کریں۔

• دبھائی دیکھو تو اگر دیا ہے تو یہ۔ بم ہے تو یہ۔ بہرحال ہی ہی کا مال اور اس کے استعمال کی خصوصی چیز ہے۔ احتیاط سے بچنا ہوگا امید ہے کہ اس طرح سارجنٹ صاحب کی چوٹ سے قابل رحم اعضا محفوظ رہیں گے۔

معذرت

کاتب ... حسین احمر ایڈیٹر کی بیماری نے اشاعت کو بھی تعویق کی تپ میں مبتلا کر دیا۔ قصہ جمیل۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف فرمائیے

مجربات گزشتہ ۴۰ سال کا آزمودہ گورنمنٹ ہند بمبئی سے رجسٹری شدہ

سدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ جو گرہست گھر میں جب وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ کھانسی۔ زکام۔ سنگرہنی۔ نیند کا نہ آنا۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ جی متلانا وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی اوزان کے دوا ہے قیمت فی شیشی ۸؎ محصول ایک سے دو تک ۶؎ بچوں کا تندرست و خوش و خرم رہنا والدین کے فرحت کا باعث ہے اسلئے آپ اپنے بچوں کو۔

بال سدھا

ہانپنے۔ اسپی سوکھی زخم وغیرہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں چہرہ پر سرخی اور رونق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؎ محصول ۵؎

دو درو کیسری

یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۵؎ محصول ایک سے دو تک ۶؎ ایک درجن ایک دم منگانے پر قیمت ۵؎ محصول معاف۔

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

منگوانے کا پتہ۔ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات اور خود غرض طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں یکبار صحت حاصل کرنا یا سچا و مخلصانہ مشورہ کے متلاشی ہوں گے آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حذاق اطبا کے مشورہ سے بلا اخراجات فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچایئے تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر:- مہتمم دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

طلسمی پریس

چونکہ یہ پریس کسی خصوصیت کا محتاج نہیں ہے نہایت ہی آسان ہے اسلئے اس سے ہر شخص ہر زبان میں جو چاہے معمولی کاغذ پر چھاپ کر اپنا کام نکال سکتا ہے صرف ایک شخص تنہا خود چھاپ سکتا ہے چونکہ حکام بالا کا مقصد سرکاری عدالتوں امتحان کے پرچوں خطوط و بل وغیرہ کے لئے بہت ہی نہایت مفید ہے۔

[illegible]

پریس یا مفصل فہرست پتہ ذیل سے طلب فرمایئے

پتہ:- منیجر طلسمی پریس شہر میرٹھ

فرشتہ بہشت کا پیغام

بیماری اور کمزوری کی زندگی بھی دوزخ کی تکلیف رہتی ہے۔ اگر آپ بیمار اور کمزور ہیں تو آپ تنگ نہ ہوں گولیوں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں فرشتہ بہشت کا کام کرتی ہیں جیسی ایام تنفس اور ربو بلغمی۔ خفقان اور دماغ کی خرابی۔ سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایت سے نجات دلا کر دل و دماغ کی طاقت و توانائی و قوت بڑھا کر لذت دنیوی سے مالا مال کر دیں گی۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:- امین آباد پارک لکھنؤ

شاہی سرمہ

(تیار کردہ پنڈت بھائی ڈاکٹر موتی لال صاحب)

اس سرمہ میں عجیب و غریب صفت ہے کہ تندرست آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور آنکھوں کے ہر قسم کے مرض کو دور کرتا ہے۔ تجربہ کر کے دیکھئے قیمت فی شیشی ۱۲؎ آدھ درجن کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ایک درجن کے خریدار کو ایک شیشی مفت و محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:- مسری چند سہائے سوامی نگر نمبر ۳ دیال باغ آگرہ

سونا جیسے مل گیا

زمین سے سونا نکالنا ممکن نہیں ہو سکتا جبکہ ملک کے تمام اصول تجارت واقف ہو کر ہر پیشہ کا کام سیکھ کر ضرورت ہے کہ بغیر ملک کی طرح کامل میدان میں مقابلہ کریں آپ کا مقصد برٹش ہوم لمیٹڈ کا صرف ایک وقت مفتی کسی روپیہ خرچ کرنے سے پورا ہوگا۔ سال میں قابل ۱۲ آدمی ہے۔ قواعد آسان مفت طلب کرو۔ ڈاک کے نواح کی ملازمت درکار ہے تو واسطے طلب کردہ حالات ضروری نہیں ہے۔

برٹش ہوم لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

برانچ امین آباد

برانچ کلکتہ

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۳۱ء عمدہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر:- مقتدا خاں اقتدا خاں تاجر تمباکو لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳

غذائے روحانی

معروف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر ... ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا سکے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی جو علمی پہ

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں ہر طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔